کو مدفن کا سماں یاد رہے

رمضان یوسف سلفی

موت ایک ایسی حقیقت ہے کہ اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ لفظِ موت سنتے ہی قبر کی کال کوٹھڑی کا تصور اچھے بھلے مضبوط اعصاب کے انسان کو بلا کر رکھ دیتا ہے کیونکہ جس انسان کے دل میں بھی رتی برابر ایمان ہے اسے معلوم ہے کہ موت کے بعد اپنی دنیاوی زندگی کے ایک ایک لمحے کا حساب دینا ہے۔ نبی علیہ السلام کا ارشاد مبارک ہے کہ ((کفی بالموت واعظا)) ''موت بہترین نصیحت ہے۔'' ایک مقام پر فرمایا لذتوں کو توڑنے والی یعنی موت کو یاد کرو۔ (ابن ماجہ)

یہ حقیقت ہے کہ جب انسان موت کو یاد رکھتا ہے تو پھر وہ حقوق و معاملات' امانت و دیانت اور عبادت میں صحیح راہ اختیار کرتا ہے اور کبھی بھی سچائی اور حق کے راستے سے نہیں ہٹتا۔ موت انسان کو آخرت کی فکر کا راستہ دکھاتی ہے۔ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو قبر اور گلنے سڑنے کو نہ بھولے اور دنیا کی فضول زینت چھوڑ دے اور باقی رہنے والی چیز (آخرت) کو فنا ہونے والی چیز (دنیا) پر ترجیح دے اور آئندہ کل کو اپنے دنیا کے دنوں میں شمار نہ کرے بلکہ اپنے آپ کو مردوں میں گن لے۔ (ترغیب)

ایک روایت میں ہے کہ نبی علیہ السلام سے پوچھا گیا سب سے زیادہ عقل مند اور ہوشیار کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو موت کو زیادہ یاد کریں اور مرنے کے لیے تیاری کریں' یہی لوگ بہت دانا اور بینا ہیں۔ جو دنیا کی شرافت اور آخرت کی بزرگی لے گئے۔ (ترغیب)

ان احادیث کو پیشِ نگاہ رکھ کر جب ہم اپنے حالات کا جائزہ لیتے ہیں تو نہایت افسوس ہوتا ہے کہ انسان نے دنیا کی چند روزہ زیب و زینت کو ہی متاعِ جہاں سمجھ کر فکرِ آخرت کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے۔

موت کو بھول گیا دیکھ کے زندگی کی بہار
دل نے پیشِ نظر انجام کو رہنے نہ دیا

یہ موت سے غفلت ہی تو ہے کہ ظالم غریبوں پر ظلم کرتے' ان کی زندگیوں سے کھیلتے اور ان کی عزتوں کو پامال کرتے ہیں۔ موت سے تغافل نے ان لوگوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے جو غریبوں' مسکینوں' یتیموں اور بیواؤں کا مال کھانے میں ذرا خوف خدا نہیں کرتے اور وہ لوگ بھی موت کی یاد اور اپنے انجام کو فراموش کر بیٹھے ہیں جو منبرِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیٹھ کر

لوگوں کو دین کی صحیح بات نہیں بتاتے۔ وہ مفتی صاحبان بھی قبر کے اندھیرے کو نظر انداز کر بیٹھے جو قرآن وسنت کی بجائے فقہ و قیاس کے مطابق فتویٰ نویسی کرتے ہیں۔ وہ علماء بھی اپنے انجام سے آنکھیں چرا بیٹھے جن کے پیش نظر بدعات وخرافات کا فروغ ہی شاید دین کی خدمت ہے۔ یہ انجام سے تغافل ہی تو ہے کہ ہم خود قرآن وسنت کے احکامات پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ فرائض کی ادائیگی میں سستی کرتے ہیں یا پھر ادا ہی نہیں کرتے۔ حقوق ومعاملات کا خیال نہیں رکھتے۔ اپنی من مانیاں کرتے ہیں اور حیلے بہانے سے اسلام کی سچی تعلیمات سے روگردانی کرتے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری زندگی کا ایک ایک لمحہ ریکارڈ ہو رہا ہے اور ایک دن اس اللہ علیم وخبیر کے سامنے ہمارے جسم کے تمام اعضاء گواہی دیں گے کہ اس نے یہ فعل کیا تھا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم آخرت کی فکر کریں اور نیک اعمال سے اپنی عاقبت سنواریں کیونکہ یہ دنیاوی رشتہ داریاں اور تعلق دربارِ الٰہی میں ہرگز کام نہ آئیں گے۔

نبی علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں اپنی پھوپھی صاحبہ اور لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا تھا کہ اے اللہ کے رسول کی بیٹی فاطمہ اور اے میری پھوپھی صفیہ قیامت کے لیے نیکیاں جمع کر لو میں تمہیں اللہ کے ہاں نہیں بچا سکتا۔ (طبقات ابن سعد)

جب صورت حال اس قدر نازک ہے کہ نبی علیہ السلام اپنی پیاری پھوپھی اور بیٹی کو متنبہ کر رہے ہیں تو ایسے میں ہماری حیثیت کیا ہے۔ ہمارے تو دن رات اللہ کی نافرمانی میں گزرتے ہیں اور ہر آن ہم سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔

ہمیں تو چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کر کے آخرت کا سامان تیار کریں۔ لیکن ہم دنیا کی الفت اور دل فریبی میں بہت آگے جا چکے ہیں۔ جس کے سبب آخرت کی فکر اور انجام ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ ہم دنیاوی عیش وعشرت میں اس قدر محو ہوئے ہیں کہ حلال وحرام کی تمیز بھی ختم کر بیٹھے ہیں۔ ہمارے لیے یہ لمحہ فکر یہ ہے کہ آج حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر جس بیوی کی فرمائشیں پوری کی جارہی ہیں، وہ قیامت کو کچھ کام نہ آئے گی۔ اولاد کے لیے سیاہ وسفید دھندے کر کے جو دولت اکٹھی کی جارہی ہے اور ان کے لیے کوٹھیاں، بنگلے اور نئے ماڈل کی مہنگی ترین گاڑیاں اور موبائل خرید کیے جارہے ہیں، وہ اولاد بھی حشر میں ساتھ نہ دے گی۔ لاڈلی بہنوں کے لیے جو دنیاوی آسائشیں مہیا ہو رہی ہیں، وہ بہنیں بھی روزِ محشر تم سے لاتعلق ہو جائیں گی۔ وہاں تو فقط نیک اعمال کا سہارا ہوگا اور نیکیوں سے نجات۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ:

اے گل نہ بھول تو اپنے رنگ کو تو خزاں سے ڈر
تیرا اس دنیا کے باغ میں کوئی بوئے وفا نہیں

خدارا...... اب بھی ہوش میں آیئے اور اپنے رب کے حضور گناہوں کی معافی طلب کیجیے۔ دنیا کی اس چندروزہ زندگی کی بجائے آخرت کی زندگی کے لیے اہتمام وانتظام کیجیے۔ اے کاش کہ

چاندنی رات میں سونے والو
تم کو مدفن کا سماں یاد رہے

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆